قارئین کرام! یہ تمام احادیث سخت ضعیف اور بعض موضوع ہیں۔ کسی عمل کے مستحب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ صحیح احادیث سے کوئی دلیل ثابت ہو، کیونکہ ''استحباب'' بھی ایک شرعی حکم ہے، جو شرعی دلیل کے بغیر ثابت نہیں ہوسکتا۔

البتہ جو صحیح احادیث شعبان کی عمومی فضیلت پر ہیں ان سے کسی مخصوص عمل کا ثبوت نہیں ملتا۔ لہٰذا اس رات کو بعض اعمال کے ساتھ مخصوص کرنا کھلی گمراہی ہے۔☆ اس لیے علماء حجاز میں سے عطاء بن ابی رباح، عبدالرحمٰن بن ابی ملیکۃ اور اصحاب امام مالک وغیرہ اس روز شب خیری کو بدعت تصور فرماتے تھے۔ (عبادات میں بدعت ص: ۱٤۸)

علامہ ابن وضاح نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے اساتذہ اور فقہاء کرام میں سے کسی کو بھی پندرہ شعبان کی رات کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھا، اور نہ کسی کو مکحول کی حدیث ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اور نہ انہیں دوسری راتوں پر اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ فقہائے کرام ایسے کام نہیں کرتے تھے۔ (المرجع السابق)

ابن وضاح کہتا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی ملیکہ کو یہ بات پہنچی کہ زیاد النمیری کہتا ہے کہ پندرہ شعبان کی رات لیلۃ القدر جیسی ہے، تو ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ اگر یہ بات میں اس (نمیری) سے سن لیتا اور میرے پاس لاٹھی ہوتی تو اس کی پٹائی کرتا۔ (عبادات میں بدعت ص: ۱٤۷)

• **خلاصۃ الکلام:** ماہ شعبان میں عموماً روزہ رکھنا مشروع اور مستحب عمل ہے۔ باقی پندرہ تاریخ کی رات کا اہتمام کرنا اور مخصوص عبادت کرنا، اور اس رات کے عمل کو شب قدر کا درجہ دینا اور قرآن کے نزول کو اسی رات کے ساتھ چسپاں کرنا وغیرہ بدعت اور گمراہی ہے۔ (أعاذنا الله من هذه البدعات)

☆ شعبان کی پندرہویں شب کو مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت ادا کرنے، نماز تہجد، مسنون اذکار، صدقہ خیرات وغیرہ عمومی فضیلت والے اعمال کے ''اہتمام'' پر تو اس فتویٰ کا اطلاق کرنا مناسب نہیں، بلکہ ان نیکیوں پر ثابت قدمی کی خوب کوشش اور دعا بھی کرنا چاہیے۔

بصورت دیگر اس باب میں ثابت شدہ حدیث نبوی کا امت اسلامیہ کی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

واللہ اعلم

(عبدالوہاب خان)

نیکیوں کی بہار

رمضان المبارک

فضائل، آداب، خصوصیات، احکام ومسائل

ابومصعب محمد شریف بلغاری

رمضان کے معنی اور وجہ تسمیہ: رمضان: رمض سے مشتق ہے، جس کے معنی جلنے کے ہیں، جب عربوں نے عربی مہینوں کے نام قدیم زبان سے عربی میں منتقل کے لیے تو مہینوں وہی نام دیے جو پہلی دفعہ ان موسموں میں واقع ہوئے تھے۔ رمضان سخت گرمی کے موسم میں پڑا تو یہی نام دیا گیا۔(النهاية في غريب الحديث ،تفسير طبري زير آيت ۱۸۵)

صوم کے معنی: صوم کا لغوی معنی ''رکنا'' ہے، اور شرعاً مسلمان مرد وعورت کے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رک جانے کو ''صوم'' کہتے ہیں۔(نزهة الأعين النواظر في علم الوجوه والنظائر ص ۳۸۶)

رمضان عبادات کا عالمی موسم اور اعمال صالحہ کا جشن عام:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی فرماتے ہیں: ''رمضان المبارک عبادت، ذکر، تلاوت اور زہد وتقوی کا ایک ایسا عالمی موسم اور جشن عام کا زمانہ ہے جس میں مشرق ومغرب کے تمام مسلمان، عالم وجاہل، امیر وفقیر، کم ہمت اور عالی حوصلہ ہر قسم اور ہر گروہ کے لوگ ایک دوسرے کے شریک ورفیق اور ہمدم ودمساز نظر آتے ہیں۔ رمضان کا اہتمام ہر شہر ہر گاؤں اور ہر دیہات میں ہوتا ہے، امیر کے محل اور غریب کی جھونپڑی دونوں میں اس کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ کوئی شخص خودسری اور خود آرائی کرتا ہے، نہ روزے کے لیے دنوں کے انتخاب میں کوئی انتشار اور جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالی نے دو آنکھیں عطا کی ہیں رب العالمین کے وسیع وعریض زمین میں ہر جگہ اس کے جلال وجمال کا مشاہدہ خود کر سکتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورے اسلامی معاشرے پر نورانیت اور سکینت کا ایک وسیع شامیانہ سایہ فگن ہے، جو لوگ روزے کے معاملے میں سست اور کاہل ہیں وہ بھی عامة المسلمين سے علیحدگی کے ڈر سے روزہ رکھنے پر مجبور ہوتے ہیں اور اگر کسی شرعی عذر سے روزہ نہیں رکھتے تو رمضان کے احترام میں چھپ کر اور احتیاط کے ساتھ کھاتے ہیں، سوائے ان چند ملحد اور فاسق بدنصیبوں کے جن کو علانیہ بھی اس بے شرمی میں کوئی عار نہیں ہوتا۔ روزہ ایک اجتماعی اور عالمی تحریک ہے جس سے خود بخود ایک ایسی سازگار اور

خوشگوار فضا پیدا ہوتی ہے جس میں روزہ آسان معلوم ہوتا ہے، دل نرم پڑ جاتے ہیں اور لوگ عبادت واطاعت اور ہمدردی وغمخواری کے مختلف کاموں کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔'' (ارکان اربعہ:۲۶۳)

فرضیت صوم رمضان: اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم گناہوں سے بچو۔'' (البقرۃ:۱۸۳)

حدیث اعرابی میں ہے: ''اللہ تعالی نے مجھ پر روزے کتنے فرض کئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے ،البتہ تم خود اپنے طور پر کچھ نفلی روزے بھی رکھ لو۔'' (بخاری:۳/۱۶۸)

فرضیت روزہ کی تاریخ: رمضان المبارک کا روزہ ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوا۔ (نیل الأوطار ٤/۱۹۷)

فضیلت صوم رمضان: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''روزہ جہنم سے بچنے کی ایک ڈھال ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے۔ (اللہ تعالی فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا اور نیکیوں کا ثواب اصلی نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔ (بخاری:۳/۱۶۸ ح:۱۸۹٤)

رمضان کا روزہ نہ رکھنے پر وعید: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو روزہ توڑ ڈالے رمضان کے ایک دن بھی بغیر عذر اور بغیر بیماری کے، پھر پوری زندگی روزہ رکھے تو بھی رمضان کے ایک دن کے ثواب کے برابر نہ ہوگا۔''

(بخاری ۳/۱۹۰ باب ۲۹، ترمذی ۱/۲۷٤ ح:۷۲۲)

رمضان کی نوید: نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کی آمد پر خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: ''تمہارے اوپر مبارک مہینہ رمضان سایہ فگن ہوا ہے، اللہ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں، اور اس میں سرکش شیاطین باندھ دیے جاتے ہیں، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے افضل ہے، جو اس کی بھلائی سے محروم رہا تو وہ حقیقتاً (بھلائی سے) محروم ہی ہے''۔

استقبال رمضان کے لئے روزہ رکھنے کی ممانعت: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے، البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے۔'' (بخاری:۳/۱۷۸ باب ١٤)

رمضان کا چاند طلوع ہونے میں شک ہو تو روزہ نہ رکھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو چاند نظر آنے پر روزہ رکھو، اور چاند نظر آنے پر افطاری کرو۔ اگر بادل حائل ہو جائے تو تیس دن پورے کرو۔'' (ترمذی ١/٢٦٤ ح:٦٨٨) جلیل القدر صحابی رسول عمار بن یاسر نے فرمایا ''جس نے شک والے دن روزہ رکھا اس نے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی'' (ترمذی ١/٢٦٣ ح:٦٨٦)

ہلال دیکھ کر پڑھنے کی دعا: (اللهم اهله علينا بالأمن والايمان والسلامة والاسلام ربي وربك الله) ''اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام (فرمانبرداری) کے ساتھ طلوع ہو۔ (اے چاند) میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔'' (سنن الدارمی:٢/٤)

روزہ میں نیت کی اہمیت: فرض روزوں کے لیے رات ہی کو دل میں نیت کر لینا ضروری ہے۔ زبان سے کلمات نیت کہنے کا کوئی ثبوت نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔'' (دارمی:٢/٦، نسائی:٤/١٩٧)

رمضان کی انفرادی خصوصیات

رمضان تربیت کا مہینہ: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔'' (البقرة:١٨٣)

روزے کا مقصد تقوی اور خوف الٰہی دل میں پیدا کرنا ہے۔ رمضان المبارک میں ہر سچا مسلمان اپنی زبان، ہاتھ، پاؤں حتی کہ قلبی و ذہنی تفکرات سے اپنے آپ کو پاک صاف رکھ کر رب کریم کی رضا کے حصول کی سعی کرتا ہے۔ اس مہینے کا روزہ ہر قسم کی فحاشی، یاوہ گوئی، شیطانی وساوس اور ہفوات ولغزشات سے بچنے کی تربیت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اسی تربیت کے پیش نظر باقی گیارہ مہینے بھی ہر مسلمان کو اسی ماہ کی طرح گزارنا چاہیے۔

رمضان شهر القرآن: رمضان المبارک ہی وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالی نے قرآن پاک کو نازل فرمایا اللہ تعالی کا فرمان ہے: ''ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔'' (البقرة:١٨٥)

رمضان جہنم سے آزادی کا مہینہ: رمضان میں جہنم سے اللہ جل جلالہ بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتے ہیں۔ (ابن ماجہ ١/٢٦٨، رقم الحدیث ١٦٤٢)

رمضان رحمت اور مغفرت کا مہینہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔'' (مسلم:۳/ ۱۰۰ رقم ۲۴۹۶)

اور فرمایا: ''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان کا مہینہ داخل ہوا اور اسے بخش دیے جانے سے پہلے گزر گیا۔''

رمضان دعائیں قبول ہونے کا مہینہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں: روزہ دار کی دعا، مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔'' (صحیح الجامع للألبانی رقم ۳۰۳۰)

روزہ ریّان گیٹ سے جنت جانے کا ذریعہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' کہا جاتا ہے، قیامت کے دن اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہونگے۔'' (بخاری:۳/ ۱۷۰ ح:۱۸۹۶)

رمضان شیطان کو جکڑنے کا مہینہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔'' (مسلم:۳/ ۱۰۰ ح:۲۴۹۵)

رمضان جنت کے دروازے کھلنے اور جہنم کے دروازے بند ہونے کا مہینہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔'' (مسلم ۳/ ۱۰۰ ح:۲۴۹۵)

رمضان سخاوت کا مہینہ: عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ سخاوت اور خیر کے معاملے میں سب سے آگے تھے اور آپ کی سخاوت رمضان میں بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی۔'' (بخاری:۳/ ۱۷۳ ح:۱۹۰۲)

روزہ گناہوں کو بخشنے کا ذریعہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔'' (بخاری:۳/ ۱۷۳ ح:۱۹۰۱)

روزہ دار کے منہ کی مہک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اللہ تعالی کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالی کے ہاں روزِ قیامت کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔'' (مسلم۳/ ۱۴۹ ح:۲۷۰۶)

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں: پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک افطار کرتے وقت اور دوسرا جب اپنے رب سے ملتا ہے۔'' (مسلم۳/ ۱۴۹ ح:۲۷۰۶)

رمضان کا روزہ تمام سابقہ گناہ بخشنے کا ذریعہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

روزہ دار سے کوئی لڑے تو کیا کہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص روزے سے ہو وہ فحش گوئی نہ کرے اور نہ

جہالت ونادانی کرے، اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑے تو کہہ دے: میں روزے سے ہوں۔'' (مسلم۳/۱٤۹ ح:۲۷۰۳)

رمضان میں جھوٹ اور دغابازی نہ چھوڑے تو: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے'' (بخاری۳/۱۷٤ ح:۱۹۰۳)

کفارہ: جو شخص اپنی بیوی سے رمضان المبارک میں روزہ کی حالت میں عمداً جماع کرے تو اس پر روزے کی قضا اور کفارہ لازم ہے۔ کفارہ یہ ہے:

(۱) ایک غلام آزاد کرے۔ اس کی استطاعت نہ ہو تو:

(۲) دو ماہ متواتر روزہ رکھے۔ اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو:

(۳) ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادے۔ (بخاری۳/۱۹۱ ح:۱۹۳٦، مسلم۳/۱۲۲ ح:۲۵۹۵)

روزہ کی قضا: ۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔''

۲۔ جو شخص بیماری یا سفر میں ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکا ہو تو بعد میں قضا رکھ لے۔ (البقرۃ:۱۸۵)

۳۔ روزے کی قضا اگلے رمضان سے پہلے کسی بھی وقت رکھ سکتا ہے۔ (بخاری۳/۲۰۰۔۲۰۱ باب ٤۰)

احکام ومسائل

سحری کھانے کی اہمیت: ارشاد ہے رسول ﷺ کا: ''سحری کھاؤ بے شک سحری میں برکت ہے۔'' (مسلم:۳/۱۱۱ ح:۲۵٤۹) اور فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں فرق سحری کا لقمہ کھانا ہے۔'' (مسلم:۳/۱۱۲ ح:۲۵۵۰)

سحری فجر کے نزدیک کھانا چاہیے: حضرت انس سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے فرمایا: ''نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم نے سحری کھائی، پھر آپ ﷺ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے پوچھا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ تھا؟ تو انہوں نے کہا پچاس آیتیں (پڑھنے) کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔(بخاری:۳/۱۸۲ ح:۱۹۲۱)

افطاری کا وقت: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثم أتموا الصيام الى الليل﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں خیر اس وقت تک باقی رہے گا جب تک وہ افطاری کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔'' (بخاری:۳/۲۰۷ ح:۱۹۵۷)

افطاری کس چیز سے کرنا مستحب ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو اسے کھجور سے

روزہ کھولنا چاہیے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے، کیونکہ پانی پاک ہے۔(ابو داؤد:۲/۱۸۲ ح:۵۸۳)

افطاری کی دعا: رسول اللہ ﷺ افطاری کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے .(ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر ان شاء الله) ’’پیاس چلی گئی رگیں تر ہوگئیں، اور اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا۔‘‘(ابو داؤد:۲/۱۸۳ ح:۵۸۵)

روزہ افطار کرانے کا ثواب: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:’’جو کسی روزہ دار کو افطاری کرائے تو اس کو بھی روزہ دار کے مثل اجر ملے گا، روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی کئے بغیر۔‘‘ (ترمذی:۱/۳۰۰ ح:۸۰۷)

افطاری کے وقت قبولیت دعا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:’’روزہ دار کی افطاری کے وقت کی ہوئی دعا رد نہیں کی جاتی‘‘ (ابن ماجہ:۱/۷۰۵ ح:۱۷۵۳)

مباحات روزہ: درج ذیل چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

۱۔ خود بخود قے آجائے۔ (بخاری۳/۱۹۳ الباب۲،ترمذی ۱/۲۷۳،۳)

۲۔ سینگی لگوائے۔ (بخاری۳/۱۹۳ الباب۲(ترمذی ۱/۳۲۷۳)

۳۔ احتلام ہو جائے۔ (بخاری۳/۱۹۳ الباب۳۲،ترمذی ۱/۲۷۳،)

۴۔ جنابت کی حالت میں سحری کھا کر فجر کی اذان کے بعد غسل کرے۔ (مسلم۳/۱۲۰ ح:۲۵۸۹)

۵۔ کلی کرے اور ناک میں بغیر مبالغہ کے پانی ڈالے۔ (بخاری۳/۱۹۰ ح: الباب۲۸)

۶۔ مبالغہ کیے بغیر مسواک کرنا۔ (بخاری۳/۱۸۹ باب۲۷)

۷۔ نفس پر کنٹرول رکھنے والا بیوی کا بوسہ لے یا بغلگیر ہو جائے۔ (بخاری۳/۱۸۵ ح:۱۹۲۷)

۸۔ کھانا چکھے۔ (صحیح البخاری)

۹۔ بھول کر کھا پی لے۔ (بخاری۳/۱۸۸ ح:۱۹۳۳)

۱۰۔ سرمہ لگائے۔ (بخاری ۳/۱۸۷،ترمذی۱/۲۷۵ ح:۷۲۶)

۱۱۔ غسل کرے۔ (بخاری۳/۱۸۷ ح:۱۹۳۰)

۱۲۔ ’’گوشت یا رگ میں غیر طاقتی ٹیکہ لگوائے۔‘‘(اهم فتاوے ابن بازؒ صفحہ: ۲۰۵)

۱۳۔ منجن، ٹوتھ پیسٹ استعمال کرے (نگلنے سے احتیاط کرنا چاہیے)۔کان، ناک اور آنکھ میں قطرے ڈالے۔

(اهم فتاوے ابن باز صفحہ ۲۰۵)

مفسدات روزہ: درج ذیل چیزوں سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے:

۱۔ جان بوجھ کر کھانا اور پینا۔(بخاری ۳/۱۸۸ ح:۱۹۳۳)

۲۔ جان بوجھ کر قے کرنا۔(ترمذی ۱/۲۷۳ ح:۷۲۰)

۳۔ حیض یا نفاس کا آجانا۔(بخاری ۳/۲۰۲ ح:۱۹۵۱)

۴۔ بیوی سے عمداً جماع کرنا۔(بخاری ۳/۱۹۱ ح:۱۹۳۶)

۵۔ گلوکوز یا خون یا کسی اور غذائی مواد کا کسی ذریعے سے جسم میں داخل کرنا۔(اھم فتاوے ابن باز ۲۰۵)

روزہ دار کے لیے رخصتیں اور کفارات:

۱۔ مریض اور مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر بعد میں قضا رکھے۔(البقرۃ:۱۸۵)

۲۔ حائضہ اور نفاس والی عورت نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے، بعد میں صرف روزہ کی قضا رکھے۔(بخاری ۳/۲۰۲ رقم ۱۹۵۱، ترمذی ۱/۲۹۳ ح:۷۸۶-۷۸۷)

۳۔ حاملہ اور مرضعہ کو روزہ رکھنے سے جنین یا بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے، مگر دوسرے رمضان تک قضا رکھنے کا موقع ہو تو ضرور قضا رکھے وگرنہ نصف صاع فدیہ ادا کرے۔(ترمذی ۱/۱۷۱، ح:۷۱۵)

۴۔ بوڑھا بوڑھی روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلادیں۔(تفسیر ابن کثیر ۱/۲۹۲)

قیام اللیل کی فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس نے ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کی راتوں کا قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔''(بخاری ۳/۲۳۶ ح:۲۰۰۹)

رکعات کی تعداد: نماز تراویح کے بارے میں ام المؤمنین عائشہ سے پوچھا گیا''رسول ﷺ نماز تراویح یا تہجد رمضان میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ آپ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، آپ پہلی چار رکعات پڑھتے تم ان کے حسن وخوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، پھر چار رکعت پڑھتے ان کے بھی حسن وخوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، آخر میں تین رکعت (وتر) پڑھتے۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

لہذا یہ نماز پڑھنے والے لوگ چار رکعت پڑھنے کے بعد کچھ زیادہ وقفہ کرلیں۔

آخری عشرہ میں زیادہ محنت: اُم المومنین عائشہ فرماتی ہے:''جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی کریم

ﷺ اپنا تہبند کس لیتے اوران راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اوراپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔''

لیلۃ القدر کی فضیلت: اللہ تعالی کا ارشاد ہے:''یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے،اس میں اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبریل) اترتے ہیں یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہےاور فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے''(سورۃ القدر)

لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت: رسول کریم ﷺ نے فرمایا:''جو **لیلۃ القدر** میں ایمان واحتساب کے ساتھ حصول اجروثواب کی نیت سے نماز میں کھڑا رہے،اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''(بخاری ٣/٢٤١ ح: ٢٠١٤)

لیلۃ القدر کی تلاش: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ڈھونڈو'' (بخاری ٣/٢٤٥)

لیلۃ القدر کی دعا: ام المؤمنین عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ **لیلۃ القدر** کو اگر پالوں تو کیا دعا پڑھا کروں؟ آپ نے فرمایا یہ دعا کثرت سے پڑھا کرو (**اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی**) ''اے اللہ آپ معاف فرمانے والا ہے اور معافی کو پسند فرماتا ہے میری خطائیں معاف فرما۔''(بخاری ٣/٢٤٤،باب:٣)

اعتکاف: اعتکاف رمضان المبارک کے آخری عشرے کی خصوصی عبادات میں سے ایک ہے نبی کریم ﷺ اس کا بھی خصوصی اہتمام فرماتے تھے''نبی کریم ﷺ اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔''

اعتکاف مسجد میں کرنا چاہیے: اللہ تعالی کا ارشاد ہے:''جب تم مساجد میں اعتکاف کی حالت میں ہوں تو اپنی بیویوں سے ہم بستری نہ کرو۔''(البقرۃ:١٨٧) جامع مسجد میں بہتر ہے۔(فتح الباری ٤/٢٧١،فقہ السنۃ ١/٥٤٢)

عورتیں اعتکاف کرسکتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتی تھیں۔''آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔''(بخاری:٣/٢٥٠ ح:٢٠٢٦) **معتکف بلاضرورت مسجد سے باہر نہ جائے۔** (بخاری ٣/٢٥١ ح:٢٠٢٩) **شوہر اعتکاف میں ہو تو بیوی کنگھی وغیرہ کرسکتی ہے اگرچہ حائضہ ہو۔**(بخاری ٣/٢٥١ ح:٢٠٢٨) **اعتکاف کرنے والا غسل وغیرہ کرسکتا ہے۔**(بخاری ٣/٢٥٢،٢٠٣٠) **مستحاضہ عورت اعتکاف کرسکتی ہے۔** (بخاری ٣/٥ ح:٢٠٣٧) **شوہر اعتکاف میں ہو تو بیوی ملاقات کرسکتی ہے۔**(بخاری ٣/٢٥٦ ح:٢٣٨) **رمضان میں کسی**

وجہ سے اعتکاف نہ کرسکے تو شوال میں کرسکتا ہے۔ (بخاری ۳/۲۵۹ ح:۲۰۴۱)

اعتکاف کا وقت: رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کرنے والا اکیسویں کی شام کو مسجد میں پہنچ جائے اور رات مسجد میں گزار کر نماز فجر کے بعد اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جائے۔ پھر شوال کا چاند نظر آنے پر اعتکاف سے نکل جائے۔(فقہ السنة ص:۱/۴۷۹)

صدقہ فطر کے مسائل: ☆ صدقہ فطر روزہ دار کو لغو اور گناہوں سے (جو حالت روزہ میں صادر ہوئے ہوں) پاک صاف کر دیتا ہے۔(بخاری ۳/۵۵۰ باب ۷۱)

☆ صدقہ فطر ادا کرنا فرض ہے۔(بخاری ۲/۵۴۹ باب ۷۱)

☆ صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔(بخاری ۲/۵۵٤ ح:۵۰۹)

☆ صدقہ فطر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے بڑے تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔(بخاری ۲/۵۵۱-۵۵۵)

☆ صدقہ فطر ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) جو، کھجور، گندم، پنیر، زبیب (منقی) و دیگر غلہ جات سے ادا ہوتا ہے۔ (بخاری ۲/۵۵۱، ۵۵۳ رقم ۱۵۰٤)

☆ بعض فقہاء کے نزدیک نہایت ضرورت کے پیش نظر مجاہدین اور اسلامی مراکز کو بھی دے سکتے ہیں۔(اهم فتاوے ابن باز صفحه ۱۶۵، ۱۷۹)

☆ جس غریب کے پاس ایک دن رات کے لیے اپنی خوراک سے زیادہ اناج نہ ہو، اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ (فقه السنه ۱/۴۱۲)

☆ گھر کا مالک/سرپرست اپنی بیوی، بچے، غلام، خادم وغیرہ کی طرف سے ادا کر سکتے ہیں۔(سابقہ مرجع)

☆ صدقہ فطر عید سے ایک یا دو دن پہلے بھی دے سکتے ہیں۔(بخاری ۲/۵۵٤ ح:۱۵۱۱ـ فقه السنه ۱/۴۱٤)

☆ بحالت مجبوری مثلاً عدم دستیابی جنس یا مستحق غلے کے بجائے دیگر ضروریات کا محتاج ہو تو فطرانے کی قیمت ادا کر سکتا ہے۔(مجموع الفتاوىٰ لابن تيمية، ص:۱۲۲) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔(فقه السنه ۱/۴۱۳)

عید الفطر کے مسائل:

☆ عید الفطر کے لیے جانے سے پہلے غسل کر لینا چاہیے۔(مؤطا ۱/۸۸ ح:۴۲۷)

☆ عید کے لیے مناسب زیب و زینت اور عمدہ لباس پہننا چاہیے۔(بخاری ۲/۱۲۷ ح:۹۴۹)